51

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۸ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم اپریل ۱۹۳۶ء — ۸ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ

چندہ سالانہ دو روپیہ عہ ۲/

فہرست مضامین

مجلس مشاورت و قربان واجب الاذعان	ص ۲
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن	۳/۵
حضرت امیر المومنین کا خطاب	۵/۷
نعت النبیؐ، بچوں کے اسہال	۸/۱۰
ایک دردناک داستان، لطیفہ، شہنشاہ کی ذاتی جائداد، لڑکیوں کی تعلیم۔	۱۱/۱۲
مختلف واقعات و حالات	۱۴/۱۸
دیال باغ آگرہ احمدی خاتون کا کارنامہ	۱۹/۲۱

فرمان واجب الاذعان

سات ہفتے ہر سوموار کو روزہ رکھیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ مارچ اپنے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے افراد نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی تھیں اسی طرح امسال سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے اور اللہ تعالےٰ سے دُعائیں کیجائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقوےٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو آجکل ہمارے خلاف کھڑے ہیں یا تو ہدایت دے۔ یا انکے ہاتھ بند کرکے اسلام اور احمدیت کو انکی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ چونکہ اس اعلان کیمطابق پہلا پیر تیس مارچ کو ہوگا۔ اسلئے ۳۰ مارچ ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ وہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دُور ہونیکے متعلق نہایت تضرع و عاجزی سے دُعائیں کرے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کو روزہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ اُمید ہے اِس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنیوالے پیر کے دن روزہ رکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوکر سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کیلئے دعائیں کرینگے۔

عورتوں کا حق نمائندگی

مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ "کہ جہاں جہاں لجنۃ اماء اللہ قایم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کرلیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا۔ مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیج دیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بھیج دیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آرار کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔"

حضور کے اس فیصلہ کی تعمیل میں رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء بھیجدیا گیا ہے۔ اجلاس مجلس مشاورت سے قبل وہ اپنی تحریری آرار میرے پاس بذریعہ ڈاک یا نمایندگان بھیجدیں۔

جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قایم ہیں لیکن ابھی تک وہ رجسٹرڈ نہیں ہوئیں۔ وہ بھی اگر منظوری حاصل کرنا چاہیں۔ تو امیر جماعت احمدیہ یا پریذیڈنٹ کے توسط سے رجسٹری کی درخواست کرسکتی ہیں۔ بعد منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ ایجنڈا بھیجدیا جائیگا۔

(۲) مجلس مشاورت ۱۰ اپریل بعد نماز جمعہ شروع اور ۱۲ اپریل کو ختم ہوگی۔ (عبدالرحیم نیر پرائیویٹ سیکرٹری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

اخبار مصباح قادیان دار الامان مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

یہ وہ خدا تعالےٰ کی وحی ہے جو آج سے کئی سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اور میری یہ چشم دید شہادت ہے۔ کہ جب سے یہ وحی ہوئی ہر سال غیر معمولی اور عالمگیر برفباری اور ژالہ باری دُنیا کے اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ چنانچہ پچھلے سال بھی مصباح میں ایسے تمام واقعات چھاپ دئے گئے تھے۔ اس سال وسط فروری کو ایسا معلوم ہونے لگا۔ کہ اب موسم سرما گذر چکا اور ژالہ و برف کا چنداں امکان نہیں۔ احسان کے شذرہ نویس نے استہزاءً لکھا "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن" اگر کوئی پوچھے کہ ثلج سے کیا مراد ہے۔ تو بہ آسانی سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا اشارہ مولانا ظفر علی خاں کی جانب ہے۔ جنہوں نے مرزائیوں کے آتش کدہ فارس کو ٹھنڈا کر دیا"

خدائے غیور کی غیرت اور قدرت نمائی دیکھئے کہ یہ ۲۸ - فروری کے اخبار میں چھپا تھا اور ۲۹ - فروری کے احسان میں ہی احسان کو یہ نوٹ دینا پڑا :-

(۱)

"لاہور میں زبردست ژالہ باری"

لاہور - ۲۷ - فروری - آج سہ پہر کو چار بجے کے قریب لاہور میں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ آسمان سے اولوں کی بارش اس تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی - کہ گلیوں بازاروں اور سڑکوں پر اولوں کے انبار لگ گئے۔ اور دفتر "احسان" کے سامنے گول باغ میں گھاس

کی سبزی کی جگہ برف کی سفیدی نظر آنے لگی۔ کروں کے روشندان ٹوٹ گئے۔ اور اولے گولیوں کی تیزی کے ساتھ آکر دیواروں سے ٹکرانے لگے۔ بازار میں کچھ بھینسیں وحشت کے عالم میں بھاگتی ہوئی نظر آئیں اور اِکے دُکے تانگے والے جائے پناہ کی تلاش میں گھوڑے دوڑاتے دکھائی دیئے۔ ژالہ باری کی شدت کا یہ عالم تھا۔ کہ چند پرندے زمین پر گر پڑے۔ اور اپنی انتہائی کوششوں کے باوجود پرواز میں کامیابی حاصل نہ کرسکے۔ اولوں کا حجم اتنا بڑا تھا۔ کہ زندگی میں اتنے بڑے اولے بہت کم دیکھنے میں آئے ہیں۔ اولوں کا قطر ڈیڑھ انچ سے لے کر آدھ انچ تک تھا:۔

ژالہ باری اگرچہ پندرہ منٹ تک جاری رہی لیکن مکانوں کی چھتوں پر اولوں کے ڈھیر موجود تھے اور کونوں میں دو دو فٹ برف جمع ہوگئی تھی۔ اگرچہ لاہور میں پچھلے چند دنوں سے بارشیں ہو رہی تھیں لیکن اولے پڑنے کی وجہ سے ہوا میں زیادہ خنکی آگئی ہے۔" (احسان ۲۹۔ فروری)

(۲)

"پشاور ۔ ۹ ۔ مارچ ۔ علاقہ کاغان میں گذشتہ ۱۵ روز کے عرصہ میں شدید برفباری سے بہت سے جھونپڑے تباہ ہوگئے۔ اور قریب پچاس آدمی ہلاک ہوگئے۔ ہزارہ سے جو لوگ آئے ہیں وہ لوگ بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان کا اندازہ کرتے ہیں۔ ابھی تک تفصیلات نہیں موصول ہوئی ہیں":۔
(حقیقت ۱۲ مارچ)

(۳)

سب ساگر۔ گذشتہ پنجشنبہ کو سب ساگر میں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ ژالہ باری کے ساتھ سخت آندھی بھی چل رہی تھی۔ جس کی وجہ سے بہت سے مکانات منہدم ہوگئے اور کئی مکانات کی چھتیں اُڑ گئیں۔ شہر کے بعض حصوں میں اولوں کے ایک ایک فٹ سے اونچے تودے لگے ہوئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے پیشتر اس علاقہ میں ایسی زبردست ژالہ باری کبھی نہیں ہوئی:۔ (حقیقت ۱۲ مارچ)

(۴)

مدینہ منوّرہ کے قریب قیامت خیز سیلاب و ژالہ باری

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ضلع گوجرانوالہ اور پنجاب کے دیگر اضلاع کے تیس ۳۰ حاجی غرق ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حاجی بیر الحسنی میں پناہ گزیں تھے۔ جبکہ ایک بے پناہ سیلاب آیا اور تیس کے تیس حاجی اس کی نذر ہو گئے۔ حاجی محمد اسمٰعیل کی ایک چٹھی مظہر ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں کئی دنوں سے موسلادھار بارشیں ہو رہی ہیں۔ اور ژالہ باری بھی ہوئی ہے۔ ان حاجیوں میں بیشتر عورتیں تھیں اور ان کی لاشیں ریت میں سے نکالی گئیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ مدینہ کے نواحی دیہات کے ہزارہا اشخاص تباہی خیز سیلاب کی وجہ سے بے خانماں ہوگئے ہیں۔ اور بہت سے اتلاف جان ہوئے ہیں سینکڑوں مویشی بھی ہلاک ہوگئے:۔ (حقیقت ۱۳۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

(۵)

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری اللہ داد خاں صاحب نے کہا کہ سارے صوبے میں پچھلے دنوں ژالہ باری ہوئی۔ اور فصلیں تباہ ہوگئیں۔ کوئی ضلع ایسا نہیں جو اس تباہی سے محفوظ رہا ہو۔ (پرتاپ ۱۳- مارچ ۱۹۳۶ء)

(۶)

جموں (۱۴- مارچ) تازہ اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ کرنا کشمیر میں ۸۶ آدمی ژالہ باری سے ہلاک ہوگئے۔ (الفضل ۱۷- مارچ)

نعت النبیؐ

یا رسول اللہ سن لیجئے بیانِ اہلِ درد
آگئی فرقت میں لب پر اب تو جانِ اہلِ درد

کہتے ہیں سُنکر فرشتے خاص بندے ہیں یہی
آسماں تک جب پہنچتی ہے فغانِ اہلِ درد

بزم روشن ہوگئی وصفِ جمالِ پاک سے
شمع شب افروز الفت ہے زبانِ اہلِ درد

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
یعنی ہمدردی ہو خاص اے دل نشانِ اہلِ درد

مغفرت ہم کو بشارت دے رہی ہے ہر گھڑی
ہوگئے تیار جنت میں مکانِ اہلِ درد

جان کرتے ہیں فدا راہِ خدا میں دیکھئے
کون لے سکتا ہے اے دل امتحانِ اہلِ درد

ہمکو باتو مدح حضرت نے کیا ہو سرفراز
سایۂ عالم سے بڑھادی حق نے شانِ اہلِ درد

(امۃ الحی بانو اہلیہ محمد عبدالحی عتیق حیدرآباد دکن)

حضرت امیر المومنین کا خطاب
(سیّدہ) ہاجرہؓ کی بچیوں سے

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پیشگوئی کو دوسرے معنوں میں پورا کرنے کے لئے (کیونکہ چھری سے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کی ممانعت کر کے خداتعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتادیا تھا۔ کہ اس حکم سے ہمارا منشاء اور ہے۔ اور وہ اسماعیل اور اس کی والدہ کو وادیٔ بے آب وگیاہ میں چھوڑنا ہے) حضرت اسماعیلؑ اور اُن کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لے کر مکہ کے میدان میں پہنچے۔ تو میلوں تک نہ کوئی ٹھکانا تھا۔ نہ رہنے کی جگہ۔ نہ پانی تھا۔ نہ کھانے کا سامان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک کھجوروں کی تھیلی ان کے پاس رکھدی۔ جن کے ختم ہونے کے بعد نہ انہیں پانی میسر آسکتا تھا نہ غذا۔ اور رکھ کر واپس لوٹے۔ جس وقت وہ لوٹ رہے تھے۔ حضرت ہاجرہ نے ان کی شکل دیکھ کر محسوس کرلیا۔ کہ یہ جدائی عارضی جدائی نہیں بلکہ مستقل جدائی ہے۔ وہ ان کے پیچھے آئیں اور کہا۔ ابراہیمؑ کہاں جارہے ہو۔ اس وقت بوجہ جذبۂ طبعی کے جو ان کے قلب میں تھا۔ اور اوّاہؑ منیب ہونے کی وجہ سے ان پر رقت طاری ہوگئی

اور وہ جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہ پھر آگے بڑھیں۔ اور انہوں نے سوال کیا۔ مجھے اور اسمٰعیل کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ وہ پھر خاموش رہے۔ جب حضرت ہاجرہؓ کے متواتر الحاح سے سوال کرنے کے باوجود وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ تو پھر حضرت ہاجرہؓ نے پوچھا۔ کیا خدا نے آپکو ایسا حکم دیا ہے۔ اسوقت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجہ جذبات کے غالب ہونے کے جواب تو نہ دے سکے۔ مگر انہوں نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ خدا کا حکم یہی ہے۔ اور اُسی کے سپرد کر کے تمہیں چلا ہوں۔ باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو اُس وادی بے آب وگیاہ میں پانی کا مشکیزہ ختم ہونے کے بعد پانی مل سکے گا۔ باوجود اسکے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی۔ کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو کھجوروں کی تھیلی ختم ہونے کے بعد اس وادی بے آب وگیاہ میں کھانا مل سکے گا۔ اور باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی۔ کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو اُس وادی بے آب وگیاہ میں کوئی مونس وغمگسار مل جائیگا۔ جو بیماری میں اُن کی تیمارداری کر سکے۔ اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کا فکر کرے۔ لیکن چونکہ ابراہیمی ایمان حضرت ہاجرہؓ میں اسی طرح سرایت کر چکا تھا۔ جس طرح آگ کے پاس بیٹھنے والا گرم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب حضرت ہاجرہ کو معلوم ہوا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ فعل اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو انہوں نے وہیں حضرت ابراہیمؑ کو چھوڑ دیا۔ اور کہا۔ اذاً لا یضیعنا۔ کہ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ جہاں آپکی مرضی ہو چلے جائیں۔

حضرت ہاجرہؓ نے یہ اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا۔ اور ایسی تکلیف کے وقت میں کوئی دوسرا لفظ زبان سے نہ نکالا۔ اگر حضرت ہاجرہؓ ایک کمزور عورت ہو کر خدا تعالیٰ پر اتنے اعتماد اور یقین کا اظہار کر سکتی تھیں۔ تو کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ہمارا طاقتور خدا اس کی قدر نہ کرتا۔ ہر شخص جسے رُوحانی آنکھ نصیب ہو۔ وہ اپنی روحانی آنکھوں سے اِس بات کو دیکھ سکتا۔ سمجھ سکتا۔ اور محسوس کر سکتا ہے۔ کہ جس وقت حضرت ہاجرہؓ کے دل سے یہ آواز نکلی ہوگی۔ کہ اذاً لا یضیعنا خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ تو اپنے عرش سے خدا تعالےٰ نے اُن کو جواب دیا ہوگا۔ کہ بیشک میں تجھے کبھی ضائع نہیں کروں گا۔ اور اُس نے ضائع نہیں کیا۔ کونسی انسانی عقل سمجھ سکتی تھی۔ کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کی وہاں جان بچ سکے گی۔ مگر جان بچنے کا تو کیا ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک قوم بنایا۔ ایسی زبردست قوم جو ساری دُنیا پر چھا گئی۔ اور وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں داخل

ہوتے ہوئے ساری دنیا کی حاکم اور بادشاہ بن گئی۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ پس وہ ساری دنیا کے بادشاہ ہیں۔ اور یقیناً آپؐ کی بادشاہت روحانی رنگ میں آپؐ کے آباء کی طرف یعنی ان کی طرف جو رُوحانی اور جسمانی طور پر آپؐ کے آباء ہیں منسوب ہوتی ہے۔ حضرت ہاجرہؓ نے ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا تھا خدا تعالےٰ نے ساری دُنیا اسماعیلؑ کی نسلوں کے قدموں میں ڈال دی مکہ کی وادیوں میں سوائے حضرت اسماعیلؑ کے کون ایسا تھا۔ جو اپنی ماں کے ساتھ اکیلا چھوڑا گیا۔ گویا وہ سب دنیا سے خدا کے لئے جُدا ہو گئے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے بھی اپنی خاطر دنیا کو چھوڑنے والوں کے قدموں میں ساری دُنیا کو لا ڈالا۔ پس انہوں نے دُنیا سے خدا تعالیٰ کے لئے تعلق توڑا تھا۔ دنیا نے خدا تعالےٰ کے لئے ہی اُن سے تعلق جوڑا۔ پس یہ قربانی کوئی معمولی قربانی نہیں اور نہ یہ دن کوئی معمولی دن ہے۔ یہ دن ہر شخص کو بتلاتا ہے۔ کہ تمہارا خدا تمہارے قریب ہے۔ تم ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کی طرح بن جاؤ۔ تمہارا خدا ساری دُنیا کو تمہارے قدموں میں ڈال دے گا۔ جو کچھ حضرت ہاجرہؓ نے کیا تھا وہ ہر مومن عورت کر سکتی ہے۔ اور جو کچھ حضرت اسماعیلؑ نے کیا تھا۔ وہ ہر مومن بچہ کر سکتا ہے۔ کوئی روک درمیان میں حائل نہیں۔ پس مت خیال کرو۔ کہ اس وقت اس قربانی کا موقعہ تھا۔ مگر آج نہیں۔ آج بھی قربانی کا موقعہ ہے۔ آج بھی تم میں سے ہر شخص دین کے لئے اسماعیلؑ بن سکتا ہے۔ آج بھی تم میں سے ہر عورت دین کے لئے ہاجرہ بن سکتی ہے۔ کیونکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّت میں داخل ہو کر رُوحانی طور پر سب لوگ ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کی اولاد ہو چکے ہیں ؛

پس مَیں ہاجرہؓ کی بچیوں سے کہتا ہوں۔ کہ تم اپنی ماں کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ اور میں اسماعیلؑ کی اولاد سے کہتا ہوں۔ کہ تم اپنے باپ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ تمہارا رب آج بھی اُسی طرح قربانی مطالبہ کرتا ہے۔ جسطرح اُس نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل سے مطالبہ کیا۔ کیونکہ اِس زمانہ کے مامور کو بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا۔ اور اُس نے لوگوں سے کہا ہے ؎

مَیں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

پس ہر شخص آج بھی اسماعیلؑ بن سکتا ہے۔ اور ہر عورت آج بھی ہاجرہؓ بن سکتی ہے ؛

شکریہ اعانت

محترمہ نذیر بیگم خورشید بیگم دختران خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب سشن جج نے بیگم پور (ہوشیار پور) سے پانچ روپے کی رقم دو ناداروں کے نام مصباح جاری کرنے کے لئے وصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے۔ دوسری مستطیع خواتین کے لئے یہ امر موجب تقلید ہے ؛

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلے کیا پیدا اتزا اللہ نے نور
پردۂ ذات میں اس نور کو رکھا مستور
اور اس نور کا اظہار ہوا جب منظور
ذات پاکِ تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

قدسیاں آنکھیں بچھاتے ہیں ترے زیر قدم
خاکپا تیری ہی ہے سرمۂ چشم عالم
بخشدے جو مری تقصیر ہو اے شاہِ اُمم
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

سختیٔ حشر سے گھبرائیگی جب مخلوقات
اور نہ بن آئے گی اے ابر کرم اکوئی بھی بات
انبیاء سب تجھے کہدینگے کہ اے ابر نجات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبحیات
لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

ہوگئی لہو و لعب میں ہے مری عمر بسر
یاد خالق میں نہ مصروف ہوئی میں دم بھر
گھستی ہوں ناصیۂ عجز کو تیرے در پر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

درد عصیاں کے سبب سے ہے مری جان چلی
اور بچنے کی نہیں سوجھتی تدبیر کوئی
عرض اختر کی بھی قدسی کیطرح سے یہی
سیّدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

(اختر محل اختر دہلوی)

بچوں کے دست یعنی اسہال

یہ ایک ایسا موذی مرض ہے۔ کہ اکثر بچے اِس کا شکار ہوکر غریب والدین کو داغ مفارقت دے جاتے ہیں۔ اگر والدین خاص کر والدہ احتیاط رکھے۔ تو بہت سے بچے اس مرض میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں۔

(۱) اسباب۔ کئی وجوہات ایسے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ مرض بچوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اوّل یہ کہ بچوں کے معدہ کا رس یعنی گیسٹرک جوش بلحاظ تیزابی کیفیت کے نہایت کم ہوتا ہے۔ اس میں اُن جراثیم کو جو خوراک کے ساتھ معدہ میں داخل ہوجاتے ہیں۔ مارنے کی طاقت نہایت کم ہوتی ہے۔ اس طرح سے یہ جراثیم یا تو خوراک کے ساتھ یا اُن گندی اشیاء کے ذریعہ جنکو بچّے اکثر منہ میں ڈال لیتے ہیں معدہ میں داخل ہوجاتے ہیں۔ پھر وہاں سے گذر کر آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ آنتوں میں پہنچکر ان جراثیم کو بڑھنے کا نہایت اچھا موقعہ مل جاتا ہے اور اس طرح سے بچے کو نہایت خطرناک اسہال لگ جاتے ہیں۔

(۲) دوسرا سبب یہ ہے کہ بچوں کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے۔ دودھ جراثیم کے واسطے نہایت

اعلیٰ خوراک ہے۔ اگر غفلت یا نادانی کیوجہ سے یہ جراثیم دودھ میں پہنچ جائیں (جیساکہ گندے برتن۔ گندی ہاتھوں یا مکھیوں اور دوسرے جانوروں کے دودھ پر بیٹھنے سے) تو یہ اتنی جلدی بڑھتے ہیں۔ کہ چندہی گھنٹوں میں ایک سے ہزاروں کی تعداد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ایسا دودھ بچے کے واسطے زہر سے زیادہ خراب اثر رکھتا ہے۔

(۳) تیسری وجہ بچوں کو اسہال زیادہ ہونے کی سردی لگنا ہے۔ اکثر والدین نہیں جانتے کہ بچوں کو سردی زیادہ تر پاؤں اور ٹانگوں کے ذریعہ چڑھتی ہے۔ اِسکے بعد پیٹ اور سینہ سردی لگنے کا ذریعہ ہے ؛

(۴) چوتھے اسہال کی ایک قسم وہ ہے۔ جس میں بہت سے بچے وبائی طور پر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسکی وجہ ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جو موسم بہار کے شروع میں زمین میں بڑھتے ہیں۔ اس قسم کا عارضہ اسہال بہت سے بچوں کو ایکدم سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ بچوں کے اسہال کی ایک اور قسم بھی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ بچّے کو ماں کا دودھ نہ ملنا اور اوپرا دودھ ملنا ہے۔ اسپر انشاء اللہ تعالیٰ پھر کسی موقعہ پر بحث کرونگی۔ ایسے بچوں کو دانت نکلتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر دست آنے شروع ہو جاتے ہیں ویسے بھی کمزور بچوں کو دانت نکلنے کے وقت اکثر اسہال لگ جاتے ہیں ؛

اِن اسباب کے پڑھنے سے والدین کو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ کس طرح سے یہ موذی مرض روکا جا سکتا ہے ؛

بچوں کے کھانے کی تمام چیزیں خاص کر دودھ کو نہایت احتیاط اور صفائی کے ساتھ رکھا جائے۔ تمام برتنوں کو جو اس مطلب کے واسطے برتے جائیں۔ راکھ سے مانجھ کر اُبلتے ہوئے پانی میں دس یا پندرہ منٹ رکھنا چاہیئے۔ ہر طرح کے گندسے خاص کر مکھی اور دیگر جانوروں سے بچانا چاہیئے۔ بچوں کی احتیاط رکھیں۔ کہ وہ کوئی چیز منہ میں نہ ڈالیں۔ اگر چُسنی دیتی ہو تو گرم پانی اور صابون سے اُسکو کئی دفعہ دن میں دھولیں اور کم ازکم ایک دفعہ ضرور اُبالیں ؛

اسی طرح جو بچہ بوتل سے دودھ پیتا ہو۔ اُسکی بوتل کو گرم پانی اور سوڈے سے بُرش کے ساتھ ہر دفعہ دودھ پلانے سے پہلے خوب دھولیں۔ اور دن میں ایک دفعہ اُس کو ضرور اُبالیں۔ نپل (یعنی ٹیٹ) ہر دفعہ اُلٹے کر گرم پانی اور صابون سے دھوئیں اور بوتل کی طرح سے اُبال بھی لیں۔ بچوں کی خوراک پکا کر خاص کر دودھ کو جوش دیکر اس طرح سے رکھو۔ کہ گرد اور مکھّی اور کسی جانور کی رسائی اُس تک بالکل نہ ہوسکے۔ بچوں کو سردی سے بچائیں۔ پاؤں۔ ٹانگیں پیٹ وسینہ کو خاص طور پر محفوظ رکھیں۔ وہ بچّے جنکو ماں کا دودھ نہ ملتا ہو۔ اُن کی خوراک کا انتظام ڈاکٹر کی صلاح ومشورہ سے کریں ؛

دانت نکلنے کے وقت بچوں کی خاص احتیاط رکھیں۔ اور گاہے گاہے ضرور ڈاکٹر کا مشورہ لیتے

رہیں۔ علاج کا زیادہ حصہ حکیم یا ڈاکٹر سے تعلق رکھتا ہے۔ لہذا اس پر زیادہ لکھنا تو فضول ہے۔ مگر چند ضروری باتیں ہیں:

اوّل پرہیز۔ جب بچے کو اسہال شروع ہوجائیں۔ تو تمام خوراک فوراً بند کر دیں۔ سوائے اُبلے ہوئے صاف محفوظ پانی کے۔ اس کے بعد چاولوں کی پیچھ (۲) دودھ کو پھاڑ کر اُس کا پانی جو صاف کپڑے میں سے نچوڑا جائے یا تازہ انڈے کی سفیدی کو صاف اور اُبال کر ٹھنڈا کئے ہوئے پانی میں ملا کر چھان لیں۔ وہ استعمال کریں۔ آش جَو بھی اچھا ہے۔ بعض بچوں کو اس سے جھاگ دار پاخانے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ یہ چیزیں ہیں جو بچے کو دی جاسکتی ہیں۔ پھر حکیم یا ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر خوراک میں تبدیلی نہ کی جائے۔ بعض دست ایسے ہوتے ہیں کہ جنکی وجہ سے بچے کی مقعد کے اردگرد آبلے یا زخم پڑ جاتے ہیں۔ ان کی وجہ دودھ میں زیادہ چربی کا ہونا ہے۔ ایسے بچوں کا دودھ فوراً بند کر دیں:

بسمتھ کارب ۵ گرین۔ سوڈا بائی کارب ۲ گرین ملا کر ڈل واٹر کی ایک چمچی میں حل کر کے دن میں تین دفعہ دیں۔ جن بچوں کو ماں کا دودھ نہ ملا ہو۔ اُن کے اسہال روکنے کے واسطے ضروری ہے۔ کہ گائے کا دودھ ڈاکٹر کی ہدایت کے ماتحت دیا جائے۔ اور خالص کاڈ لور آئیل کی ایک یا دو بوندیں ہر ایک کیسا تھ دیدی جائیں۔ ایسے بچوں کے واسطے تازہ پھلوں کا رس مثلاً میٹھی نارنگی یا انگور وغیرہ کا دینا ضروری ہوتا ہے۔ دانت نکلنے کے وقت اگر مسوڑے پھولے ہوئے ہوں۔ تو اُن پر پانی میں نمک ملا کر صاف صابون سے دھوئی ہوئی انگلی سے مل دیں۔ اگر نیچے دانت کے اُوپر گوشت تنا ہوُا معلوم ہو۔ تو ڈاکٹر سے شگاف دلوادیں۔ سب سے آخر میں ایک بات اور ضروری ہے۔ وہ یہ کہ بچے کے دستوں اور دستوں سے بھرے ہوئے کپڑوں کو بھی مکھیوں سے بچائیں:

خوراک وغیرہ ان کے پاس نہ آنے دیں۔ دستوں میں فنائیل کا لوشن ملا کر دُور کسی گڑھے میں مٹی کے نیچے دبا دیں۔ اسی طرح کپڑوں کو فنائیل کے لوشن میں ڈال کر صاف کرلیں۔ اور گرم پانی اور صابون سے دھو کر صاف کرلیں:

(خاکسارہ جمیلہ بیگم بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قادیان۔ پنشنر)

ایڈیٹر:۔ اس مفید مضمون کے لئے محترمہ جمیلہ کا بہت بہت شکریہ۔ ایک مضمون بچوں کو سردی سے بچانے کی ہدایات پر مشتمل دفتر میں وصول ہوُا۔ مگر وہ وقت پر چھپ نہ سکا۔ اب تو گرمی سے بچانے کی فکر چاہیئے۔ اس لئے یہ مضمون پھر موسم سرما کے آغاز میں چھاپنا مناسب ہوگا:

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرے

ایک دردناک داستان

خواجہ حسن نظامی صاحب نے بہادر شاہ کی پوتی کی داستان براڈکاسٹ کی ہے۔ جو نازونعم میں پلی اور اپنے انجام سے بے خبر تھی۔ اس سے عبرت حاصل کرنے کے لئے آخری حصہ درج ذیل ہے:۔

۱۸۵۷ء کا غدر ہو گیا، مرزا اخضر سلطان اور اُن کے بیٹے مرزا دارا بادشاہ وغیرہ لال قلعہ سے نکلکر ہمایوں کے مقبرہ میں چلے گئے۔ بادشاہ وہاں سے لال قلعہ میں لائے گئے۔ اور مرزا سلطان اور اُنکے بھائی بیٹے دہلی کے موجودہ جیل خانے کے سامنے باغی فوج کی سرداری کے جرم میں قتل کئے گئے اور گل بانو کی ماں دہلی فتح ہونے سے پہلے ہیضہ کر کے رہ گئیں۔ اور گل بانو جنگلوں میں ماری ماری پھرتی رہیں اور آخر بے کسی اور بے وارثی کی حالت میں درگاہ حضرت چراغ دہلی میں آئیں جہاں اُن کے باپ مرزا دارا بخت کی قبر تھی :۔

درگاہ حضرت چراغ دہلی کے ایک کونے میں ایک بتول صورت عورت پھٹا ہوا کمبل اوڑھے رات کے وقت خاک کے بستر پر پڑی ہوئی ہائے ہائے کر رہی تھی۔ سردی کے موسم کی بارش زور شور سے ہو رہی تھی۔ تیز ہوا کے جھونکے سے بارش کی بوچھاڑ اس جگہ کو تر کر رہی تھی جہاں یہ عورت نمونیہ کے سخت بخار میں بیہوش لیٹی تھی :۔

پسلی کا درد۔ بخار اور سردی اور گرم لباس کا نہ ہونا۔ اور گیلی زمین پر بغیر کسی بچھونے کے لیٹنا۔ اس عورت کے لئے قیامت سے کم نہ تھا۔ آخر کار بخار کی بیہوشی میں اس عورت نے آواز دی گلبدن اری۔ اوری گلبدن مردار مر گئی۔ جلدی آ۔ مجھکو دوشالہ اُڑھا دے۔ دیکھ بوچھاڑ اندر آتی ہے۔ پردہ چھوڑ دے۔ نہیں آتی گلبدن نہیں آتی؟

پھر بولی "روشنک تو ہی آ۔ گلبدن تو کہیں غارت ہو گئی۔ یہ سر پاس کوئلوں کی انگیٹھی لا۔ پسلی پر تیل مل۔ ارے درد سے میرا سانس رُکا جاتا ہے"!

جب کوئی بھی یہ آواز سُنکر نہ آیا۔ تو اُس نے کمبل چہرے سے ہٹایا اور چاروں طرف دیکھا۔ اندھیری دالان میں خاک کے بچھونے پر اکیلی پڑی تھی۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ مینہ سنّاٹے سے برس رہا تھا۔ بجلی چمکتی تھی۔ تو ایک بلند قبر کی جھلک دکھائی دیتی تھی جو اُس کے باپ کی قبر تھی۔ یہ حالت دیکھکر اُس عورت نے آہ کا ایک نعرہ مارا اور کہا۔ بابا میں تمہاری گل بانو ہوں۔ دیکھو اکیلی ہوں۔ اُٹھو مجھے بخار ہے۔ ہائے میری پسلی میں درد بھی ہے۔ اور مجھے سردی بھی لگ رہی ہے اور میرے پاس سوائے اس بوسیدہ کمبل کے اوڑھنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ میری اماں کہاں ہیں۔ وہ بھی قبر میں جا سوئیں۔ میں شاہی محلوں سے جلاوطن ہو گئی۔ بابا۔ بابا۔ آج میں پھر کہتی ہوں۔ کہ اپنی قبر میں مجھے بلا لو۔ آج اماں نہیں ہیں۔ ابو مجھے بدشگونی

کی بات سے روکیں گی۔ ابّا مجھے اس اندھیرے میں بادل کی کڑک اور بجلی کی چمک سے ڈر لگتا ہے۔ کفن سے منہ نکالو۔ اور مجھے دیکھو۔ میں نے پرسوں سے کچھ نہیں کھایا۔ میرے بدن میں اس گیلی زمین کے کنکر چبھتے ہیں۔ میں اینٹ پر سر رکھے لیٹتی ہوں۔ میرا چھپر کھٹ کہاں ہوا۔ میرا دوشالہ کہاں گیا میری پھولوں کی سیج کہاں چلی گئی۔ ابّا۔ ابّا۔ اٹھو جی۔ کب تک سوؤ گے۔ تم بھی چلے گئے۔ امّاں بھی چلی گئیں۔ دادا بھی قید ہو گئے۔ شاہی کا چراغ بھی گل ہو گیا۔ نہ محل رہے۔ نہ شال دوشالے رہے۔ نہ لونڈی غلام رہے۔ کون سنتے میرا یہ حال کون دیکھے میرا یہ انقلاب۔ کس کو یقین آئیگا۔ کہ شہنشاہ ہندوستان کی پوتی یوں گیلی خاک پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مری ہوگی۔ کون مانے گا کہ اس دنیا کے عیش و آرام کو بدلتے دیر نہیں لگتی۔ کس سے کہوں یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے کہ یہ دنیا جی لگانے اور گھمنڈ اور غرور کرنے کی نہیں ہے۔ آج جو بچے ماں باپ کی محبت اور لاڈ سے خوش ہیں۔ اور ذاتی لیاقت پیدا کرنے سے غافل ہیں۔ وہ ذرا میرا حال دیکھیں۔ کہ میں اپنی ماں کی نصیحت سے بگڑتی تھی۔ اور یہ وقت میرے خواب میں بھی نہ آتا تھا۔ آہ۔ آہ ؎

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ کہتے کہتے بیچاری گل بانو مر گئی اور صبح درگاہ والوں نے اس کو اس کے باپ کے پہلو میں دفن کر دیا۔

لطیفہ

"تہذیب نسواں" میں ایک خاتون نے اپنے بھائی کا خط چھپوایا ہے جو ولایت میں ہے۔ اس کا ایک اقتباس ناظرات مصباح کی دلچسپی کیلئے درج ذیل ہے :۔

ایک ہم سفر خاتون نے نہ معلوم کس جذبے کے ماتحت رونا شروع کیا۔ میں نے ان کی یہ حالت دیکھکر خیال کیا۔ کہ وطن پرست بہادر خاتون ممکن ہے۔ نرس کی حیثیت میں لام پر جا رہی ہوں۔ اور اب بچھڑے ہوؤں کی یاد میں اظہار غم کر رہی ہیں۔ اس لئے قدرتاً مجھے ان سے ہمدردی ہو گئی۔ اور انگریزی میں ہمدردی اور افسوس کے جتنے بھی الفاظ یاد تھے۔ وہ نہایت عجلت میں کئی بار دُہرا دیئے۔ ساتھ ساتھ حتی الامکان اپنی صورت بھی غمگین بنائی۔ اور کوشش کی۔ کہ ان کی ہمدردی میں میرا بھی کوئی آنسو نکل آئے۔ لیکن اس میں فوراً کامیابی نہ ہو سکی۔ مگر افسوس کہ ہزار کوشش کے باوجود نہ وہ میری ہمدردی کی کچھ قائل ہوئیں۔ اور نہ میں ان کے غم کو معلوم کر سکا۔ لیکن خدا بھلا کرے مسٹر جنگ کی ٹوٹی پھوٹی جرمن اور فرانسیسی زبان کا جو انہوں نے بڑی محنت سے اتنا معلوم کر لیا۔ کہ محترم خاتون کا عزیز کتّا اس مجمع میں اسٹیشن پر گم ہو گیا۔ اور اب اس کی یاد آنسوؤں کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ یہ سن کر ذرا میرے حواس بھی قایم ہوئے :۔

شاہ ایڈورڈ ہشتم کی ذاتی جائداد

لندن کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ شاہ ایڈورڈ ہشتم اپنے باپ دادا سے زیادہ دولتمند ہیں۔ انہیں اپنی جائداد سے بارہ لاکھ پونڈ سالانہ آمدنی ہو سکتی ہے لیکن ۱۸۶۰ء یہ جائداد قوم کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اور اس کے عوض بادشاہ کو چار لاکھ ستر ہزار پونڈ سالانہ ملتے ہیں۔ اس طرح ملک کو بادشاہ سلامت کی جائداد سے اچھا خاصا فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اس جائداد کا حق ملکیت شاہ انگلستان کو حاصل ہے ؛

شاہ ایڈورڈ ہشتم کو کرایہ کا بھی بہت سا روپیہ آتا ہے۔ چنانچہ لندن میں کئی دکانیں اور عمارتیں ان کی ذاتی ملکیت ہیں۔ صرف پکڈلی سرکس کی چند دکانوں سے انہیں آٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ویلز میں انہیں کان کنی اور اسکاٹ لینڈ میں ماہی گیری کا حق حاصل ہے۔ ایلتھم ہینالٹ۔ ونڈسر میں ان کی بہت سی زمین ہے۔ فارسٹ آف ڈین میں ستر ہزار ایکڑ مزروعہ زمین ہے۔ جن سے انہیں خاصی آمدنی ہوتی ہے ؛

اس جائداد کے علاوہ ان کی آمدنی کی اور بھی کئی مدیں ہیں۔ جو براہ راست بادشاہ سلامت کو ملتی ہے۔ کارنوال کا علاقہ ان کی جاگیر میں ہے جس سے انہیں ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ وصول ہوتے ہیں۔ لنکاسٹر کی جاگیر سے تقریباً پچاس ہزار پونڈ سالانہ ملتے ہیں۔ بہت سے محل اور پارکیں بھی ہیں۔ جن سے کئی لاکھ پونڈ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے +

لنڈن۔ ۱۱۔ مارچ۔ دار العوام میں چانسلر نے ملک معظم کا پیغام پڑھا۔ کہ ملک معظم اپنے موروثی محاصل کی تقسیم و توازن کے اختیارات دار العوام کو دیتے ہیں ؛

لڑکیوں کی تعلیم

چوہدری اللہ داد کے ایک سوال کے جواب میں سر فیروز خاں نون وزیر تعلیم نے کہا۔ ۲۵-۱۹۲۴ء میں مڈل گرلز سکول ۱۸ اور ہائی گرلز سکول ۱۹ تھے۔ ۳۵-۱۹۳۴ء ان کی تعداد بالترتیب ۱۶۳ اور ۴۰ تھی۔ ۲۵-۱۹۲۴ء میں لڑکیوں کے لئے ایک ڈگری کالج تھا۔ ۳۵-۱۹۳۴ء میں دو ؛

وزیر تعلیم نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ۳۳-۱۹۳۲ء میں دسویں جماعت میں ۱۳۶ گرل سٹوڈنٹس تھیں۔ ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۶۹ ۴۔ ڈگری کلاس میں ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۵ء کو ۵۶ لڑکیاں پڑھتی تھیں۔ جن میں سے ۳۵ مسلمان لڑکیاں تھیں ؛

مختلف واقعات

سٹار یولی۔ جزیرۂ پہاڑی۔ اٹلی ۲۵۔ فروری۔ دنیا کا سب سے زیادہ سرگرم آتش فشاں پہاڑ پھر پھٹ گیا ہے۔ بڑی شدت کے ساتھ لاوا بہ رہا ہے۔ پہاڑ کے اردگرد جتنے باغات اور کھیت وغیرہ ہیں۔ وہ سب جل گئے ہیں۔ موضع سوسٹرا میں بھی لاوا داخل ہوگیا ہے۔ اور اس گاؤں کی تباہی یقینی نظر آتی ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور گاؤں چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہیں۔ اس جزیرہ کی آبادی تقریباً دوہزار افراد پر مشتمل ہے۔ اس سے پہلے یہ پہاڑ ۱۹۰۷ء اور ۱۹۲۱ء میں پھٹا تھا۔ ۱۹۳۴ء میں پہاڑ کے اردگرد زلزلہ آیا تھا۔ لیکن پہاڑ پھٹا نہیں تھا۔ کئی کئی میل دُور سے اِس پہاڑ سے شعلے نکلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ؛

لندن ۲۴ ۔ فروری۔ کونٹس ہاگ وٹز ریونٹلو زوجہ ڈینش اپر کے بیان دُنیا کا متمول ترین بچہ پیدا ہوا۔ کونٹس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کو اسّی لاکھ اسٹرلنگ کی دولت ورثہ کی وراثت حاصل ہے۔ موصوفہ کا بچپن کا نام باربرا ہٹن ہے۔ موصوفہ کی پہلی شادی خارجیہ کے شہزادے انلکس میڈی دانی کے ساتھ ہوئی تھی۔ مگر بہت جلد طلاق ہوگئی تھی۔ اور شاہزادہ میڈی دیبتی اسپین میں ایک موٹر کے حادثہ سے

ہلاک ہوگیا تھا ؛

بوڈیسبٹ ۲۰۔ فروری۔ یہاں ایک بڑھیا ۱۰۴ سال سے گلی کوچوں میں بھیک مانگتی پھرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ مجھے ابھی تین سو سال اور زندہ رہنے کی توقع ہے۔ واضح ہو کہ اِس کی عمر اس وقت ایک سو چار سال کی ہے۔ یہ کہتی ہے کہ میں اپنی زندگی بڑی خوشی سے بسر کر رہی ہوں۔ اور کبھی بیمار بھی نہیں ہوتی ؛

لندن۔ شہر بہورٹ (آسٹریلیا) پر ایک طرح کی آفت آئی ہے۔ وہ یہ کہ سارے شہر پر سیاہ کیڑے چھا گئے ہیں۔ دوکانوں، آفسوں، مکانوں میں جہاں دیکھئے ان سیاہ کیڑوں نے وہ آفت برپا کر رکھی ہے۔ کہ لوگ پریشان ہیں۔ اُن کی بھنبھناہٹ سے شہر میں ایک شوروغل برپا رہتا ہے۔ اور لوگوں کو گفتگو کرنی مشکل ہے ؛

براڈکاسٹنگ کے سلسلہ میں تین دفعہ خلل پیدا ہوا۔ کیونکہ براڈکاسٹنگ کے آلات کے اندر کیڑے گھس پڑے تھے ؛

ایران میں خواتین کی تحریک آزادی تمام گوشوں میں پھیل گئی ہے۔ اور اب بے نقاب ہونے کا جذبہ ترقی پذیر ہے۔ اس وقت ہزاروں ایرانی خواتین بلا حجاب مجالس عامہ میں شرکت کر رہی ہیں ؛

ایرانی پارلیمنٹ کے صدر نے تمام ارکان کو

ٹی پارٹی دی۔ جس میں بے نقاب عورتوں نے بھی شرکت کی۔ پارلیمنٹ اور ممبران کا تعارف کرایا۔ خواتین نے ملکہ معظمہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ کہ عورتوں کی آزادی میں موصوفہ نے جو حصہ لیا ہے۔ وہ تاریخ میں یادگار رہے گا۔

مراد آباد۔ ۹۔ مارچ۔ ایک حیرت انگیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ رنجیت بالی ملک نامی مقام پر ایک باغبان ایشوری نامی کے بطن سے بیک وقت ایک زندہ سانپ اور بچہ پیدا ہوا۔ سانپ ڈیڑھ فٹ لمبا تھا۔ پہلے تو دایہ اور دیگر عورتوں نے سانپ نہیں دیکھا۔ مگر جب بچہ کو اٹھا لیا گیا تو سانپ رینگتا ہوا زچہ کے سینہ پر چمٹ گیا۔ دایہ وغیرہ نے سانپ کو زچہ کے سینہ سے علیحدہ کرنے کی بہت ترکیبیں کیں مگر سانپ علیحدہ نہ ہوا۔ اور بدستور چمٹا رہا۔ یکایک زچہ کا انتقال ہو گیا۔ اور اسی کے ساتھ سانپ کا خاتمہ بھی ہو گیا۔ مگر اس کے باوجود زچہ کے سینہ سے الگ نہ ہوا۔ گاؤں والوں نے سانپ اور زچہ کو ایک تختہ پر باندھ کر دریا میں بہا دیا۔ بچہ اب تک زندہ ہے۔ بچے کی عمر ابھی دو دن کی ہے۔ مگر ایک سال کا معلوم ہوتا ہے۔ زچہ کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اور نو سال کی عمر میں اسکی شادی ہوئی تھی۔

باریسال۔ اڈیشنل سشن جج باقر گنج نے اس سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جس میں ایک شوہر اس الزام میں ماخوذ تھا۔ کہ اس نے اپنی ہی جوان بیوی کو اس کے اشارہ پر قتل کر دیا۔ بیوی سے اس شخص نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں ایک ہفتہ میں مر جاؤنگا۔ اس پر اس کی بیوی نے اصرار کیا۔ کہ میں تم سے پہلے اس دنیا سے کوچ کرنا چاہتی ہوں۔ اس وجہ سے مجھے مار ڈالو۔

جج نے جیوری کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس شخص کیشو لال کو زیر دفعہ ۳۰۲ مجرم قرار دیا۔ اور تاحیات عبور دریائے شور کی سزا دی۔

تفصیل حالات یہ بیان کیگئی۔ کہ گذشتہ ۱۶ ردسمبر کو امیا بالا کیشو لال داس کی بیوی کو باورچی خانہ میں مردہ پایا گیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جس نے موقع پر پہنچکر کیشو لال داس کو گرفتار کر لیا۔ اس نے بیان کیا کہ جب میری بیوی نے مجھ سے میرا یہ خواب سُنا کہ میں ایک ہفتہ کے اندر مر جاؤں گا۔ تو اس نے بڑی منت و اصرار کے ساتھ مجھ سے کہا۔ کہ میں اسے اپنے مرنے سے پہلے مار ڈالوں۔ اس لئے میں نے اپنی کو والی سے ہلاک کر ڈالا۔ اس کی خواہش ہی یہ تھی کہ میں اپنی موت سے قبل اس کی زندگی ختم کر دوں۔ اس کے بیحد اصرار سے مجبور ہو کر میں نے اسکی گردن پر مہلک زخم لگائے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے ۱۸۷۷ سے ۱۹۰۱ تک کے روپیہ بتدریج واپس لئے جا رہے ہیں۔ اور اُن کو ٹکسالوں میں ڈھالا جا رہا

ہے۔ ۳۳-۱۹۳۲ء میں ۱۰۲۲ لاکھ ۳۴-۱۹۳۳ء میں ۸۱۸ لاکھ اور ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۱۰۲۵ لاکھ ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے روپیہ واپس لے لئے گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ ملکہ وکٹوریہ کے کل روپیہ اب قانوناً مروج نہ سمجھے جائیں گے۔

بمبئی۔ ۱۴۔ مارچ۔ مسٹر آرملز سالٹر بی۔ اے جو ایک بیل گاڑی پر سفر کر رہے ہیں۔ ۷۹۰۰ میل کی مسافت طے کرنے کے بعد یہاں پہنچے ہیں۔ ۱۸ اپریل ۱۹۳۴ء کو انہوں نے سفر شروع کیا تھا۔ اور ساحل مدراس۔ بنگال۔ بہار۔ یو۔ پی۔ اور سی۔ پی کا دورہ کرنے کے بعد یہاں پہنچے ہیں۔

(لاہور ۱۳۔ مارچ) سپیشل سٹاف سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے مختلف اضلاع سے یک صد سے زائد اغواشدہ کم سن لڑکیوں اور لڑکوں کو برآمد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ایک درجن سے زائد عورتوں اور دو درجن سے زائد مردوں کو گرفتار کیا ہے۔ یہ مرد اور عورتیں سات اور آٹھ سال کے کم سن بچوں کو مٹھائی وغیرہ کا لالچ دیکر اپنے پنجہ میں پھنساتے تھے۔ اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں پہنچا کر انہیں فروخت کر دیا کرتے تھے۔ پولیس سرگرمی سے تفتیش میں مصروف ہے۔ مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔ آج رائے صاحب لالہ رام ناتھ لوتھرا کی عدالت میں پانچ لڑکیوں اور چند لڑکوں نے شہادت میں بیان ... کیا کہ ملزمان انہیں خوبصورت زیورات و پارچات اور مٹھائی وغیرہ کا لالچ دیکر لے جاتے رہے ہیں۔ (ن-ن-ا)

ٹیان کوشیر (بنگال) ۱۳۔ مارچ۔ ایک مسلمان عورت آمنہ بی بی جن کی عمر اس علاقہ میں سب سے زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئی ہے۔ وہ ۵ لڑکوں اور دو لڑکیوں کی ماں تھی۔ اُس کے سب سے بڑے پوتے کی عمر ۷۰ سال ہے۔ اُس کے بے شمار پوتے ہیں۔

شیخوپورہ۔ ۱۹ مارچ۔ کل سدھاوالی۔ جنڈیالہ کلاں۔ تاراند۔ اور مست چک اور سلانیٹریا وغیرہ دیہات میں جو دریائے راوی کے کنارے واقع ہیں۔ زبردست ژالہ باری ہوئی۔ جو بیس منٹ تک رہی۔ زمین پر سفید چادر بچھی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ (ن-پ)

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملتان میں چند عورتوں کا گروہ سادہ لوح عورتوں کو ٹھگنے میں مشغول ہے۔ وہ عورتیں نقلی زیورات کو اصلی بتا کر ملتان کی بھولی بھالی عورتوں کے پاس جاتی ہیں۔ اور ان سے یہ کہتی ہیں۔ کہ ہم مصیبت کی ماری ہیں۔ اور تنگدستی سے گذارہ کر رہی ہیں۔ ہمارے زیورات گروی رکھکر ہم پر رحم کرو۔ کئی محلوں میں ایسی وارداتیں ہو چکی ہیں۔

حال میں مجھے جنوب مغربی پنجاب میں موٹر کار پر سفر کرنیکا موقع ملا۔ راستہ میں ایک اُونٹ میری موٹر کے سامنے آگیا۔ یہ اونٹ اچھی طرح سدھا ہوا نہ تھا۔ اور موٹر کو دیکھتے ہی چمکا اور منہ زوری دکھانے لگا۔ اسکے باوجود وہ دوڑا نہیں اور نہ اس نے کوئی وحشیانہ حرکت کی۔ اتنے میں میں نے کیا دیکھا۔ کہ کجاوہ سے ایک بھاری گٹھڑی گرکر اُونٹ سے دُور جا پڑی ہے اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ اس گٹھڑی میں سے ایک عورت اپنے ننھے بچے کو اُٹھائے باہر نکلی ہے۔ خوش قسمتی سے اُنہیں کوئی چوٹ نہ آئی تھی۔ ماں نے گھبرا کر اونٹ پر سے چھلانگ لگادی تھی۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر ایک دوست سے کیا۔ جو پنجاب کے اس حصہ میں ایک سربرآوردہ رئیس ہے۔ اس نے کہا مجھے اس سے بدتر واقعہ کا علم ہے۔ پھر اس نے یہ واقعہ یوں بیان کیا۔ کہ اسکی جاگیر پر ایک عورت کپاس چُن رہی تھی۔ اور وہ اپنے شیرخوار بچے کو ایک جھاڑی کے قریب چھوڑ آئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد بچہ کی چیخیں سنکر وہ اُس کیطرف دوڑتی ہوئی گئی۔ اور دیکھا۔ کہ بچہ سخت تکلیف میں ہے۔ بات یہ تھی۔ کہ یہ جھاڑی مدار (پنجابی آک) کی تھی اور بچے نے کھیلتے ہوئے اسکے پتے کو جو نوچ ڈالا۔ تو اسکا دودھ بچہ کی آنکھ میں پڑ گیا۔ جس سے اُسے سخت درد ہوا اور اس کی ایک آنکھ کی بینائی ہمیشہ کے لئے جاتی رہی میرے دوست نے کہا۔ اور آپ توقع ہی کیا کرسکتے ہیں۔ تاوقتیکہ لڑکیاں کچھ تعلیم و تربیت حاصل نہ کرلیں۔ میرے دوست نے جو کچھ کہا واقعی درست کہا۔ ہم کسی بات کی توقع نہیں کرسکتے ؛

نیو یارک۔ ۱۹ مارچ۔ سیلاب کے سلسلہ میں مشرقی امریکہ سے تعداد اتلاف جان کی رپورٹ موصول ہوئی جس سے معلوم ہوا۔ کہ کم سے کم ۱۴۸ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور نقصان کا اندازہ ۱۵۰ ملین ڈالر کیا جاتا ہے۔ اور گیارہ ریاستوں میں دو لاکھ آدمی بے خانماں ہوگئے۔ صرف پٹس برگ میں ۲۵ ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ تمام سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہوگیا۔ نہ کوئی اخبار ہے نہ روشنی نہ گرمی۔ برقی روشنی گل ہوگئی۔ بڑے علاقے تہ آب ہیں۔ اور چاروں طرف ملبے کے تودے دکھائی دیتے ہیں۔ ۲ سو میل تک دریائے اوہیو کے ہر دو کنارے کی آبادی پہاڑوں پر چلی گئی۔ جزیرہ وہیلنگ (ویسٹ ورجنا) میں ۲۸ آدمی سیلاب اور زمین پھٹنے سے ضائع ہوگئے۔ فیڈر کشن کا بیان ہے۔ کہ سینٹ جان دریا کا دہن پھٹ گیا۔ جس سے ایک ہزار ٹن برف بہہ نکلی۔ جس سے کناڈین نیشنل ریلوے کا پُل بہہ گیا۔ جس سے ۲ لاکھ اڑھائی ہزار ڈالر کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ واشنگٹن کی حالت خطرناک ہے۔ کیونکہ دریائے پوٹومیک کا پانی چڑھ رہا ہے ؛

لاہور۔ ۲۰۔ مارچ۔ گذشتہ آٹھ نو سال سے بدمعاشوں کا ایک گروہ بچوں کو اغوا کرکے انہیں فروخت کرنے میں معروف رہا ہے۔ پنجاب پولیس کی کوششوں سے اس گروہ کا سراغ مل گیا ہے۔ یہ بدمعاش صوبجات متحدہ کے رہنے والے ہیں۔ اور اغوا کردہ بچوں کو خریدنے والے پنجاب کے بازیگر ہیں۔ اسوقت تک پولیس کی مساعی

جمیلہ سے ۷۴ بچے واپس مل چکے ہیں۔ جن میں ۵۵ لڑکیاں اور ۱۹ لڑکے ہیں۔ ان میں سے ۲۹ بچوں کے سرپرستوں کا اسوقت تک کوئی پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔

حیدر آباد۔ اس ہفتہ حیدر آباد کی خواتین کا ایک عالیشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اعلیٰ خاندان کی عورتیں شریک ہوئیں۔ متعدد تقریریں ہوئیں۔ اور ملک کو اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے ایک نسوانی بنک کی تحریک کی گئی تاکہ عورتیں انجمن خواتین کی زیر نگرانی اس بنک میں روپیہ جمع کریں۔ اور اس طرح ان میں کفایت شعاری کے جذبہ کو نشوونما ہو۔ بنک کے قیام اور انتظام کے متعلق ایک سرسری خاکہ مرتب کیا گیا ہے۔ جس میں شرح منافع دوسرے بنکوں کے مقابلہ میں رکھی گئی ہے۔

کوئٹہ۔ ۲۱ مارچ۔ دبے ہوئے مال کے برآمد کرنے کا کام تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ کھدائی کا کام وارڈ ۸، ۹، ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں ابھی تک جاری ہے۔ چوتھے اور ساتویں وارڈ کے باشندوں کو جبکہ وہ اپنی اپنی جگہوں کو حکومت کی مالی امداد سے صاف کرلیں گے۔ انہیں وہاں عارضی مکانات بنانے کی اجازت دیدی جائے گی۔

فوج کے جو دستے کھدائی اور سڑکوں کی تعمیر کا کام کر رہے تھے۔ انہیں واپس بلایا جا رہا ہے۔ مختلف کمپنیاں اب تک واپس جا چکی ہیں۔ گو شہر میں وبائی امراض پھیل چکی ہیں۔ لیکن شہر کا محکمہ حفظانِ صحت پورے طور پر شہر کو ہر قسم کی گندگی سے پاک کرنیکی کوشش کر رہا ہے۔

آخری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ میں جو ۱۴ مارچ تک ۲۱۰۳۸۰ روپے کی مالیت کی چیزیں کھود کر نکالی گئیں۔ اور اب تک جتنی چیزیں دستیاب ہوئی ہیں۔ اُن کی مجموعی قیمت ۸۴۸ ، ۹۷ ، ۸۷ ، ۵۶ ہوتی ہے۔

اس ہفتہ ۸۰ دبی ہوئی لاشیں دستیاب ہوئیں کل لاشوں کی تعداد ۸۰۰۰ ہے۔ اس ہفتہ کی کوئی خیراتی امداد نہیں دی گئی۔ البتہ اس ہفتہ کے اخراجات کی مقدار ۱۳۸۷ روپے ۱۰ آنے ۹ پائی ہے۔

اب تک ۵۷۸۰۸ ، ۲ خیراتی چندہ ہوا ہے۔

احمدی بچے کی لاش سے غیر مومنانہ سلوک

۲۱ مارچ۔ بمبئی ایک احمدی دوست کا خورد سال یک سالہ بچہ فوت ہو گیا۔ ½۹ بجے صبح جب اُسے دفن کرنے گئے۔ تو فتنہ پردازوں کی انگیخت پر بہت سے مسلمان کہلانیوالے وہاں جمع ہو گئے۔ اور احمدیوں کو وہ معصوم بچہ قبرستان میں دفن کرنے سے مانع ہوئے۔ پولیس بھی اطلاع ہونے پر پہنچ گئی۔ مگر فتنہ پرداز لوگوں نے اپنے رویہ میں کچھ تبدیلی نہ کی اور وحشت و بربریت کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔ ناچار پولیس کمشنر نے اس معصوم جنازہ کو ایک میدان میں دفن کرانے کا انتظام کرا دیا۔ یہ بزدلانہ اور غیر مومنانہ حرکت بتا رہی ہے کہ یہ لوگ معمولی اسلامی اخلاق بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اپنے منتقمانہ جذبات پر غالب نہیں آسکتے ورنہ سوچنے کی بات تھی۔ کہ اس معصوم ہستی نے انکا کیا قصور کیا تھا۔ اللھم اجعلہ لنا فرطا و اجعلہ لنا اجراً و ذخراً۔

60

دیال باغ آگرہ

دیال باغ کی عظیم الشان درسگاہ آگرہ سے چند میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ یہ درسگاہ رادھا سوامی فرقہ کی قومی تنظیم اور ایثار و دیانت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

پانچہزار سے بیالیس لاکھ جنوری سنہ ۱۹۱۵ء میں چار ایکڑ زمین خرید کر دیال باغ نامی بستی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اسوقت سوسائیٹی کے پاس صرف پانچہزار روپیہ سرمایہ تھا۔ بارہ سال کے مختصر عرصہ میں دیال باغ نے محیر العقول ترقی کی ہے۔ اب یہ بستی ۲۶ ہزار ایکڑ میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں ۲ ½ ہزار آدمی آباد ہیں۔ جن میں ۷۰۰ طالب علم ہیں۔ اس عجیب و غریب بستی کی تعمیر پر بیالیس لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ عمارتوں کی ساخت اور طرز نہایت سادہ اور دِل پسند ہے۔ ہوا اور روشنی کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ پبلک عمارتیں علیحدہ علیحدہ احاطوں میں واقع ہیں۔ سکونتی مکانات مختلف نگروں کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ اس بستی میں زندگی کے تمام ضروریات موجود ہیں۔

دیال باغ نے الیکٹرک سپلائی اور واٹر ورکس کا انتظام اپنا کیا ہے۔ اس کی فلور مل ہیں۔ اپنے کھیت ہیں۔ اپنی فیکٹریاں ہیں۔ اور اپنے ہسپتال اور سٹورز ہیں۔ یہاں کی صاف و شفاف سڑکیں دونوں طرف ہرے بھرے درخت ہیں۔ اور خوبصورت باغ۔ چشمے اور کھیل کود کے میدان سیر و تفریح کے بہترین مواقع مہیا کرتے ہیں۔

درسگاہیں دیال باغ میں ادبیات، سائنس اور صنعت و حرفت سکھانے کے لئے اسکول اور کالج قائم کئے گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی دوکانیں فیکٹریاں ہیں۔ جہاں طلبا کو انجینیرنگ اور ڈیری وغیرہ کے متعلق علمی تجربات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بچوں کی پرورش کے لئے ایک یتیم خانہ۔ ایک زراعتی فارم ہے۔ دیال باغ کا اپنا ہی ایک بنک بھی ہے۔

مذہب کے نام پر زندگی دیال باغ کے متعلق جسقدر بھی قاعدے اور قوانین ہیں۔ ان کی تعمیل یہاں کا ہر فرد اپنے اوپر مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اس بستی کی تمام اشیا کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں ہیں۔ بلکہ قوم ان کی مالک ہے۔ تمام زچاؤں کو لازمی طور پر زچہ خانوں میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں انکے بچوں کی پرورش کا بہترین انتظام موجود ہے۔ یہاں جبری تعلیم کا نفاذ ہے۔ والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجیں اور تعلیم دلائیں۔ دیال باغ کے تمام باشندے صبح و شام ست سنگ میں عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو صاف رکھیں اور اپنی تمام ضروریات زندگی دیالی فیکٹریوں سے خریدیں تاکہ قومی روپیہ قوم کے کام آئے۔

دیال باغ کی مصنوعات دیال باغ سے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کی مصنوعات باہر جاتی ہیں۔

دیال باغ کی فیکٹریوں ۔ کھیتوں اور ڈیری فارم میں تیرہ سو اُناسی آدمی ملازم ہیں ۔ یہاں کے خاص خاص مصنوعات لبورٹری میں آنیوالے اعلیٰ درجہ کے پارٹ فن جراحی کے اوزار ، برقی پنکھے سونے چاندی کے زیورات ، چاقو ۔ چھریاں ۔ فونٹس پن ۔ گراموفون سوتی اونی اور ریشمی کپڑے اور بوٹ شوز وغیرہ میں ہیں ۔

دیال باغ ڈیری فارم بھی بہت مشہور ہے ۔ اور اس کی عمارت اور دیگر لوازم پر ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے ۔ اس میں پندرہ سو دودھ دینے والی گائیں ہیں جن کے لئے ۱۲۹۵ ایکڑ رقبہ کی چراگاہ مخصوص ہے یہاں امریکہ اور دوسرے ممالک سے منگوا کر بہترین قسم کی گائیں اور بیل رکھے جاتے ہیں ۔

راجپور (سی ۔ پی) نے دیال باغ کے لئے آٹھ ہزار ایکڑ کا ساگوان کا جنگل وقف کیا ہے جس سے اس وقت تک ۶۰ ہزار روپیہ آچکا ہے ۔ اور ایک لاکھ درخت ابھی موجود ہے ؛

فرقہ کے اصول

رادھا سوامی فرقہ خدا تعالیٰ کے وجود اور مسئلہ تناسخ کا قائل ہے ۔ اس فرقہ کو سنہ ۱۸۱۱ء میں ایک سادھو رادھا سوامی نے قائم کیا تھا ۔ اس کے پیروؤں کی کل تعداد صرف ایک لاکھ ہے ؛

ضروری اعلان

مصباح کا یہ پرچہ ان خریداروں کو بھی بھیجا گیا ہے ۔ جن کے نام سے کسی وجہ سے مصباح بند ہے ۔ اگر ان کو خریداری منظور ہو ۔ تو بواپسی اطلاع دیں ؛

(مینجر مصباح)

ایک احمدی خاتون

کا

بہادرانہ کارنامہ

یہ واقعہ مصباح میں دیر سے شائع ہو رہا ہے ۔ مگر بلحاظ اپنی کیفیت کے آج بھی ویسا ہی قابل فخر ہے جیسا کہ ۲۳ مارچ کو تھا ۔ تمام لجنات اماء اللہ کیطرف سے ایک تمغہ اس کارنامے کی یادگار کے طور پر اس بہادر خاتون کو دیا جانا چاہیئے ؛ (ایڈیٹر)

رات کو گیارہ بجے کے قریب میں لالٹین لیکر وضو کرنے کے لئے باہر نکلی ۔ ہمارا نمکحرام نوکر (عمر تخمیناً ۱۵ سال) بھی میرے ساتھ باہر آگیا ۔ میں نے کہا تم کیوں باہر آگئے ۔ بچے اکیلے پڑے ہیں ۔ اُس نے کہا مجھے ڈر لگتا ہے ۔ میں برآمدہ کی ڈاٹ کے نیچے وضو کرنے کے لئے بیٹھ گئی ۔ وہ بھی میرے پاس بیٹھ گیا ۔ وضو کرنے کے بعد میں نماز پڑھنے لگ گئی ۔ کچھ دیر کے بعد سیڑھیوں کے دروازہ کی کنڈی کی خفیف سی آواز آئی ۔ میں نے کہا غلام حسین دیکھنا آواز کیسی ہے ۔ اُس نے کہا کسی اور کے گھر ہو گی ۔ ہمارے نہیں ۔ اس دن اس نے دست لگنے کا بہانہ بھی کیا ہوا تھا ۔ اور بار بار باہر جاتا تھا ۔ میں نماز پڑھ کر دروازوں کی کنڈیاں وغیرہ دیکھ کر چارپائی پر لیٹ گئی ۔ ابھی آنکھ لگی ہی تھی ۔ کہ کسی نے میرے منہ سے رضائی سرکائی ۔ میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہوں ۔ کہ سامنے ایک مرد کھڑا ہے ۔ ہاتھ میں

خنجر ہے۔ مَیں نے گھبرا کر کہا کون ہے۔ کیا چاہتا ہے۔ اُس نے خنجر دکھا کر کہا خبردار جو کچھ تمہارے پاس مال ہے رکھدو۔ ورنہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو قتل کردونگا دیکھو دوسرا آدمی بھی تلوار لئے کھڑا ہے۔ میں نے کہا۔ خدا کے لئے مجھے اور میرے بچوں کو کچھ نہ کہو۔ جو کچھ میرے پاس ہے مَیں دیدوں گی۔ اس نے کہا اچھا لاؤ جلدی کرو۔ مَیں نے کہا خنجر رکھدو مجھے ڈر لگتا ہے۔ اس نے انگیٹھی پر خنجر رکھدیا۔ میں نے فوراً جھپٹ کر خنجر کے دستہ پر ہاتھ مارا۔ خدا کی قدرت دستہ میرے ہاتھ میں آگیا۔ میں نے دستہ کو اتنے زور سے پکڑا کہ میں محسوس کر رہی تھی۔ کہ بالائی طاقت کام کر رہی ہے۔ اس نے بھی خنجر پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ اور مجھے بازو سے پکڑ کر گرا دیا۔ مَیں گھٹنوں کے بل جھک گئی۔ اور خنجر کو اپنے سینے سے لگالیا۔ وہ خنجر چھیننے کی سخت کوشش کر رہا تھا۔ بچے چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ اور مَیں چلّا چلّا کر غلام حسین کو بلا رہی تھی۔ وہ بڑی مشکل سے اُٹھا۔ اور اُٹھ کر چلّانے لگا۔ کہ دانے دو میری بی بی کو کچھ نہ کہو۔ مجھے مار دو۔ حملہ آور نے کہا خنجر دے دیگی۔ تو مَیں کچھ نہ کہوں گا۔ اور چلا جاؤنگا۔ بے وفا نوکر کہنے لگا۔ خدا کے لئے بی بی خنجر دیدو۔ یہ کچھ نہیں کہتا چلا جائیگا۔ مَیں نے کہا مَیں خنجر ہرگز نہیں دوں گی۔ آخر ڈاکو نے میرے ہاتھ پر کاٹنا شروع کیا۔ مَیں نے خنجر چلا کر اُس کا بازو زخمی کر دیا۔ پھر اس نے میرا گلا گھوٹنا شروع کیا۔ اور مَیں نے ایک دو وار کئے۔ آخر وہ نابکار ناامید ہو کر اور بچوں کے شور سے خوف کھا کر بھاگ گئے۔ اور میرا کانٹا اُتار کر لے گئے۔ مَیں نے اندر سے کنڈی لگالی۔ کہ مبادا پھر وہ خنجر چھیننے کیلئے حملہ نہ کر دیں۔ اور باورچی خانہ کی کھڑکی کا اوپر کا حصہ کھولکر لوگوں کو پکارنا شروع کیا تھوڑی دیر بعد غلام حسین نے باہر سے پکارا دروازہ کھولو لوگ آگئے ہیں۔ مَیں نے دروازہ کھولدیا۔ کمرہ میں میز پڑی تھی۔ اس کے ساتھ سہارا لیکر مَیں کھڑی ہوگئی۔ خنجر میرے ہاتھ میں تھا۔ مجھ پر غشی کا عالم طاری ہو رہا تھا۔ میں نے ڈاکٹر واسدیو صاحب کو (جو ہمارے فیملی ڈاکٹر اور پڑوسی ہیں) صرف یہی کہتے سنا۔ بہن جی کوئی فکر نہ کرو ہم آگئے ہیں۔ بہن جی بولو میں تمہارا بڑا بھائی ہوں۔ پھر مَیں بیہوش ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کہ مَیں نے بڑا زور لگا کر ہاتھ سے خنجر چھڑایا۔ دیر کے بعد مجھے کچھ ہوش آیا۔ پھر ہیڈ ماسٹر صاحب کی اہلیہ صاحبہ آگئیں۔ اور میری تیمارداری کرنے لگ گئیں۔ بعد میں وہ مجھے اپنے گھر لے گئیں۔ پولیس بھی آگئی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کے بورڈرز وغیرہ بلالئے۔ ناکہ بندی کر دیگئی پولیس اور لوگوں کی زبردست دوڑ دھوپ کی وجہ سے ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ کانٹا بھی دستیاب ہوگیا۔ پولیس نے ۳۹۸ کا کیس بنایا ہے۔ نوکر کو بھی حوالات میں بند کر دیا +

(اہلیہ بشیر احمدؐ لدھیانوی سینٹری انسپکٹر لیہ ضلع مظفر گڑھ)

وی پی واپس کرنیوالے

مصباح کا پرچہ جن خریداروں نے انکاری واپس کر دیا ہم انہیں یہی پرچہ دوبارہ ٹکٹ لگا کر بھیج رہے ہیں۔ خریداری نہ چھوڑیں اور مبلغات بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ (مینجر)

وصیتیں

نمبر ۴۷۰۱ :۔ منکہ آمنہ بی بی زوجہ محمد عبدالحق مجاہد قوم راجپوت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھومہ وڈالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۵-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد زیور مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اور حق مہر یکصد روپیہ جو میرے خاوند نے مجھے زیور کی صورت میں ادا کردیا۔ اسلئے کل جائداد مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی :۔

گواہ شد :۔ محمد ابراہیم احمدی برادر حقیقی محمد عبدالحق :۔ العبد :۔ آمنہ بی بی زوجہ محمد عبدالحق مجاہد نشان انگوٹھا۔ بھوماں وڈالہ :۔ گواہ شد :۔ محمد عبدالحق مجاہد خاوند موصیہ :۔

نمبر ۴۵۰۶ :۔ منکہ محمودہ بیگم زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر قریباً ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری جائداد اسوقت صرف حق مہر ہے۔ جو مبلغ ایکہزار روپیہ ہے۔ اور بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی حصہ وصیت کا زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو یہ رقم اصل میں سے منہا کردی جائیگی۔ اور اسکے علاوہ بعد وفات اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی :۔

گواہ شد :۔ عبدالواحد کارکن تحریک جدید قادیان :۔ العبد :۔ محمودہ بیگم بقلم خود ۱۷-۲-۳۶ :۔ گواہ شد :۔ چوہدری فضل الٰہی سب پوسٹماسٹر شجاع آباد :۔

نمبر ۴۵۴۳ :۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ خداداد خاں قوم احمدی عمر ۱۸ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

(۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی :۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی :۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :۔

(الف) نقد روپیہ۔ ۱۴۳۴ روپے جو میرے والد کے پاس امانت ہیں۔

(ب) حق مہر مبلغ پانصد روپیہ بذمہ شوہر۔

گواہ شد :۔ نوردین احمدی دوکاندار قادیان :۔ العبد :۔ عائشہ بیگم بقلم خود موصی :۔ گواہ شد :۔ خداداد خاں بقلم خود خاوند موصیہ :۔

نمبر ۴۴۸۲ :۔ منکہ بیگم بی بی زوجہ محمد الدین صاحب قوم کھوکھر

پیشہ امامت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ماہ فروری ۱۹۱۰ء ساکن ڈسکہ کلاں تحصیل خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری ماہوار یا سالانہ اسوقت کوئی آمدنی نہیں ہے۔ اور اسوقت میری جائداد صرف حق مہر مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ ہے جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنی جائداد مذکورہ کا ۱/۳ حصہ مبلغ پندرہ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں کر دونگی۔ اور اگر میں یہ مذکورہ رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ کر سکی۔ تو پھر میرا خاوند مندرجہ رقم ادا کرنیکا ذمہ وار ہوگا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری کسی قسم کی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کاتب الحروف عبد الغنی ولد فیروز دین۔

گواہ شد :- محمد اسحاق میر ولد محمد ابراہیم میر کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

العبد :- بیگم بی بی زوجہ محمد الدین قوم کھوکھر امام مسجد ڈسکہ کلاں حال قادیان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- محمد الدین بقلم خود ولد امیر بخش کھوکھر امام مسجد ڈسکہ کلاں۔

۴۴۷۷ منکہ رحمت الٰہی زوجہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رہتاس تحصیل و ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اسوقت میری جائداد منقولہ حسب ذیل موجود ہے۔ زیورات طلائی چار تولہ۔ زیورات نقرئی بیالیس تولہ۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ جو ابھی تک بذمہ شوہر خود ہے۔ میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسوقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد ہے۔ جو اب تک مبلغ ۳۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی کل ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل ۱/۳ حصہ یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو وہ حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

گواہ شد :- حافظ عبد الرحمٰن عربی ماسٹر ڈی بی ہائی سکول حویلی لکھا ضلع منٹگمری۔ العبد :- رحمت الٰہی اوّل معلمہ اردو گرلز سکول ڈومیلی ضلع جہلم۔ گواہ شد :- محمد امین سیکرٹری تعلیم و تربیت محلہ دار السعۃ قادیان ولد قاری غلام یاسین صاحب رت احمدی سکنہ دار السعۃ قادیان۔

ترقیٔ حسن اور حفاظتِ چہرہ کے لئے

گولڈن فیسلین رجسٹرڈ

استعمال کریں۔ یہ خوشبودار کریم نہ صرف کیلوں۔ چھائیوں پھنسیوں داغوں۔ مہاسوں۔ داد چنبل اور لوکل سوزش کی واحد دوائی ہے بلکہ رنگ کو نکھارنے میں بھی لاثانی ہے۔ جناب محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ سے گولڈن فیسلین منگوائی تھی میرے ایک دوست نے استعمال کیا اور بہت فائدہ مند پایا۔ وہ اسکی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ آپکے اشتہار کے مطابق ہے۔" قیمت :- فی شیشی چودہ آنے علاوہ محصولڈاک

نوٹ :- گولڈن فیسلین رجسٹرڈ پبلک کی رائے آپ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ آزمائش اور ہماری صداقت کا امتحان فرمادیں۔

ملنے کا پتہ

گولڈن فیسلین فارمیسی ہریانہ ہوشیارپور پنجاب

میری پیاری بہنو!

دُنیا میں تندرستی ہزار نعمت ہے۔ بالکل سچ بات ہے۔ تندرستی سے ہی دین و دنیا کے فرائض سرانجام ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی طبیعت سُست رہتی ہے۔ رنگ زرد ہو گیا ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ماہواری ٹھیک نہیں ہیں۔ یا ان امراض کی وجہ سے اولاد جیسی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ تو آپ میری طرف رجُوع کریں۔ میرے پاس ان امراض کو دُور کرنے والی بہت مجرب دوا ہے۔ جس کے اِستعمال سے بہت سی بہنیں صحتیاب ہو چکی ہیں۔ چونکہ مَیں نے اِس دوا کو بہت مفید پایا ہے۔ اس لئے رفاہ عام کے لئے اشتہار دیا ہے۔ تاکہ میری بہنیں اِس موذی مرض سے نجات پائیں۔ جس بہن کو ضرورت ہو۔ مجھ سے منگا کر فائدہ اُٹھائیں۔ اس کی قیمت صرف دو۲ روپیہ مقرر کی ہے جو لاگت کے مطابق ہے ؎

ملنے کا پتہ

نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

اپنے چہرہ کی خوبصورتی کے لئے

فیسرین رجسٹرڈ

جیسی مجرب اور جادو اثر دوا استعمال کرو۔ یہ لطیف کریم جلد کے موذی امراض کیل۔ چھائیوں۔ سیاہ دھبوں۔ تلوں۔ بدنما داغوں۔ کھُجلی وغیرہ کو کم سے کم عرصے میں نابود کر دیتی ہے۔ **خوبصورتی میں عمر بھر فرق نہیں آتا**۔ تعریفی خط از محترمہ بیگم مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ "میرے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسرین استعمال کی اور اسے مہاسوں۔ چھائیوں وغیرہ کے لئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کیلئے بھی یہ نہایت مفید ہے"

قیمت:۔ فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور (پنجاب)

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)